Fikr-o-Nasar (Islamabad) 40-41:4,1 (2003)

حرفِ آغاز

اہل علم، اصحاب تقویٰ و ورع اور وہ جملہ یگانہ روزگار شخصیات بلاشبہ اس اعزاز کی مستحق ہوتی ہیں کہ اُن کے اخلاف اُن کے حضور اپنے جذبات وعقیدت کی سوغات بھی پیش کریں اور اُن کے علمی، تحقیقی، اصلاحی و فلاحی نقوش کو منظم و مربوط شکل میں آنے والی نسلوں کے لئے اہتمام کے ساتھ محفوظ کر لیں۔ الحمدللہ مسلم دنیائے علم نے اس روایت کو دوام بخشا اور اکابرین اُمت کے کمالات علمیہ اور زہد وتقویٰ سے مزین زندگیوں کو قرطاس وقلم کے ذریعہ کمال احتیاط کے ساتھ محفوظ کیا۔

۱۹ فروری ۱۹۰۸ء میں حیدرآباد، دکن میں ولادت پانے والے ڈاکٹر محمد حمیداللہ اُن یگانہ روزگار شخصیات میں سے تھے جن کی فہم و فراست، علمی و تحقیقی خدمات، تمحیص وتفحص، عجز و انکساری، اور زہد وتقویٰ کو ملت ایک مثال کے طور پر پیش کرتی رہے گی۔

راقم الحروف کو پہلی مرتبہ اس وقت ان کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا جب وہ ۱۹۸۱ء میں اس وقت کے سربراہ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے اور ادارہ تحقیقات اسلامی میں محققین سے خطاب فرمایا، ان دنوں ادارہ کے سربراہ جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا مرحوم تھے--- ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس نشست میں ڈارون کے نظریہ ارتقاء سے متعلق اپنے ارشادات سے نوازا۔ بعدازاں اُن کے اس خطاب کو ادارہ کے عربی مجلّہ ''الدراسات الاسلامیہ'' کے اُس وقت مدیر مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی صاحب نے عربی زبان میں منتقل کر کے مجلّہ مذکورہ میں **''المصادر الاسلامیه لداروین فی نظریة عن أصل الانواع والتطور''** کے عنوان سے دسمبر ۱۹۸۱ء میں شامل اشاعت کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر صاحب مرحوم نے محققین کے سوالات کے جوابات بھی مرحمت فرمائے۔

ایک سوال آج تک ذہن میں نقش ہے۔ سوال یہ تھا کہ اسلام میں امام متغلب کی شرعی حیثیت کیا ہے، آپ نے بلا توقف جواباً فرمایا: اس کی شرعی حیثیت کا تعین تو فقہاء فرمائیں گے۔ میں اسلامی تاریخ کے طالب علم ہونے کے ناطے اتنا عرض کروں گا کہ مسلمانوں کی تاریخ میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ الا ما شاء اللہ۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم ومغفور کے علم وفضل کے قدردان دُنیا بھر میں ہیں۔ اہل علم وفضل کا خاصا

DMHL
© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

بڑا طبقہ آپ کا کسی نہ کسی حوالہ سے احسان مند بھی ہے، مگر ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد اُن کی نظرِ عنایت کا خصوصی طور پر مرکز و محور رہا۔ یہی وجہ تھی کہ دُنیا بھر کے علمی اداروں سے قریبی روابط کے باوجود ۱۹۸۵ء میں جب حکومت پاکستان نے انہیں ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں ۱۰ لاکھ کی رقم پیش کی تو وہ انہوں نے ادارہ کے کتب خانہ کو ہدیہ کر دی--- ادارہ تحقیقات اسلامی نے جذبات سپاس کے اظہار کے لئے ادارہ کے کتب خانہ کو ''ڈاکٹر محمد حمیداللہ لائبریری'' کے نام سے موسوم کر دیا۔ مزید برآں انہوں نے اپنی وصیت میں درج فرمایا کہ قرآن سے متعلق اُن کے ہاں موجود مخطوطات ادارہ تحقیقات اسلامی کو ہدیہ کر دیئے جائیں۔

۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر صاحبؒ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کی دعوت پر تشریف لائے اور بارہ خطبات دیئے جو درج ذیل موضوعات پر مشتمل تھے:

(۱) تاریخ قرآن، (۲) تاریخ حدیث شریف، (۳) تاریخ فقہ، (۴) تاریخ اصول فقہ و اجتہاد، (۵) اسلامی قانون بین الممالک، (۶) دین، عقائد، عبادات، تصوف، (۷) عہد نبوی میں مملکت اور نظم و نسق، (۸) عہد نبوی میں نظام دفاع اور غزوات، (۹) عہد نبوی میں نظام تعلیم، (۱۰) عہد نبوی میں نظام تشریع و عدلیہ، (۱۱) عہد نبوی میں نظام مالیہ اور تقویم، (۱۲) عہد نبوی میں تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ۔

راقم الحروف کو یہ خطبات براہِ راست سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خطیبانہ انداز سے یکسر مختلف انتہائی دھیمہ پن میں شگفتہ زبان سے مزین یہ خطبات حد درجہ مؤثر تھے۔ حاضرین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا اور اِن دنوں بہاول پور میں عوام و خواص کی زبان پر ایک نام تھا ''ڈاکٹر محمد حمیداللہ''۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی علوم دینیہ و عصری علوم پر گرفت بلاشبہ دل آویزی کا ایک خاص سبب تھی۔ شام ہوتے ہی بہاول پور کے علمی شغف رکھنے والے حضرات کا رُخ اسلامیہ یونیورسٹی کی جانب ہو جاتا اور نماز عصر کے ساتھ ہی ''غلام محمد گھوٹوی ھال'' کھچاکھچ بھر جاتا۔ باہر باغیچوں میں سامعین ہمہ تن گوش نظر آتے لیکن مجھے اُن کی ہر دل عزیزی کا ایک سبب اور بھی نظر آیا اور وہ تھا اُن کی مسلکی تعصّبات سے آزاد سوچ۔ یہ خطبات پہلی مرتبہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے زیرِاہتمام زیورِطبع سے آراستہ ہوئے، اور اس کے دو ایڈیشن کی طباعت اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کو ہی نصیب ہوئی۔ تیسرا ایڈیشن جس کا ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ نے بنظر غائر مطالعہ فرمایا اور ضروری ترمیم و اصلاح فرمائی۔ وہ ادارہ تحقیقات اسلامی کو مرحمت فرمایا اور ۱۹۸۵ء میں ادارہ نے گویا اُس کا تیسرا ایڈیشن طبع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اب تک اِن خطبات کے سات ایڈیشن چھپ کر طالبانِ علم کے ہاتھوں تک پہنچ

چکے ہیں۔

خطباتِ بہاول پور کو جس قدر پذیرائی ملی اُس کے سبب ادارہ کے ارباب بسط و کشاد نے فیصلہ کیا کہ اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری صاحب ڈائریکٹر جنرل ادارہ نے ایک مکتوب ارسال کیا۔ جواباً آپ نے اس ضمن میں ایک لطیف جملہ ''نیکی اور پوچھ پوچھ؟'' رقم فرما کر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی۔ چنانچہ یہ کام انگریزی زبان کے صاحب طرز ادیب، پاکستان کے معروف سفارت کار جناب افضل اقبال صاحب مرحوم کو تفویض کیا گیا۔ اور یوں یہ ترجمہ THE EMERGENCE OF ISLAM کے نام سے پہلی مرتبہ ۱۹۹۳ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔ اور اب تک اس کے چار ایڈیشن چھپ چکے ہیں، آخری ایڈیشن ۱۹۹۹ء میں اہل علم کی تسکین کا باعث بنا۔

ڈاکٹر محمد حمیداللہ مرحوم و مغفور جب ۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کو جہانِ فانی سے رخصت ہوئے تو ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری صاحب جنہیں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ساتھ خصوصی تعلقِ مودّت تھا کے ایماء وحکم پر ادارہ نے اُن کی خدماتِ جلیلہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مورخہ ۲۱ جنوری ۲۰۰۳ء کو ایک سیمینار منعقد کیا جس میں ڈائریکٹر جنرل ادارہ کے علاوہ ڈاکٹر محمود احمد غازی، پروفیسر خورشید احمد اور دیگر اہل علم نے اظہار خیال فرمایا۔ اور اب ادارہ کے ترجمان مجلّہ فکر و نظر کا ''محمد حمیداللہ نمبر'' شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا، ہر چند کہ اس خصوصی اشاعت میں ہم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی ہمہ پہلو شخصیت کی ہر جہت پر علمی مواد پیش کرنے سے قاصر رہے ہیں اور یہ کیسے ممکن تھا کہ ایک ایسی شخصیت جس نے حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ تحقیق و تدقیق کے لئے وقف کئے رکھا، جس نے علوم دینیہ کے کم و بیش ہر پہلو پر قلم اُٹھایا، جس کی تبلیغ و ارشاد کی مساعی جملیہ کے نتیجہ میں ہزاروں افراد کے قلوب نورِ ایمان سے جگمگا اُٹھے۔ مشرق و مغرب کی جامعات میں جس کے خطبات نے غور و فکر کے نئے دروازے کھولے، اس کی جملہ علمی، تبلیغی اور تحقیقی کاوشوں کو ایک خصوصی اشاعت میں سمیٹ لیا جائے۔ تاہم اس خصوصی اشاعت میں ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، پروفیسر خورشید احمد، ڈاکٹر خالد علوی، ڈاکٹر خورشید رضوی، ڈاکٹر نثار احمد فاروقی اور ایسے متعدد دیگر محققین کے مشاہدات و تاثرات اور نگارشات کا شامل ہونا یقیناً افادیت کا موجب ہوگا۔

اس خصوصی اشاعت میں ڈاکٹر صاحبؒ کی اپنی نگارشات بھی شامل ہیں اور چند اصحابِ علم کے نام اُن کے مکاتیب کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

یہ اشاعتِ خاص فکر و نظر کے مستقل قارئین کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے انتہائی ادب سے معذرت خواہ ہوں کہ دو شماروں پر مشتمل یہ خصوصی اشاعت اُن تک پہنچانے میں خاصی تاخیر واقع ہوئی۔ لیکن اُمید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر محمد حمیداللہ رحمہ اللہ سے متعلق اس خصوصی اشاعت کے مطالعہ کے بعد وہ ہماری تاخیر کو باعثِ تاخیر کے پیشِ نظر درگزر فرمائیں گے۔

اللہ جل شانہٗ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور ایک صاحبِ ورع و تقویٰ اور کمالاتِ علمیہ سے آراستہ شخصیت کے علمی کارناموں کو اُجاگر کرنے کے لئے ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

(مدیر)